THE WHITE USE

Office of the Press Secretary

یکم دسمبر، 2009
فوری اجرا کے لیئے

حقائق نامہ: افغانستان اور پاکستان میں پیش قدمی کا راستہ

ہمارا مشن ۔ صدر کی تقریر میں مارچ 2009 کے بنیادی مقصد کا اعادہ کیا گیا ہے: القاعدہ کو درہم برہم کرنا، اسے منتشر کرنا اور بالآخر اسے شکست دینا، اور افغانستان یا پاکستان میں ان کی واپسی کا سدِ باب کرنا۔ اس مقصد کے حصول کے لیئے ، ہم اور ہمارے اتحادی اپنی فورسز میں اضافہ کریں گے، اس بغاوت کے عناصر کو نشانہ بنائیں گے ، اور آبادی کے اہم مراکز کو محفوظ بنائیں گے۔ ہم افغان فورسز کو تربیت دیں گے، ہر طرح سے اہل اپنے افغان شراکت داروں کو ذمہ داری منتقل کریں گے، اور پاکستانیوں کے ساتھ جنہیں اسی قسم کے خطرات کا سامنا ہے، اپنی شراکت داری کو وسعت دیں گے۔

یہ علاقہ عالمی متشدد انتہا پسندی کا قلب ہے جو القاعدہ کا مقصد ہے۔ یہی وہ علاقہ ہے جہاں سے ہم پر نائن الیون کو حملہ کیا گیا تھا۔ یہاں نئے حملوں‌کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔ حالیہ سازشوں سے جنہیں امریکی حکام نے بے نقاب کیا اور خاک میں ملایا، اس حقیقت کی تصدیق ہوئی ہے ۔ ہم طالبان کو افغانستان کو ایسی محفوظ پناہ گاہ نہیں بنانے دیں گے جہاں سے دہشت گرد ہم پر یا ہمارے اتحادیوں پر حملہ کر سکیں۔ اس سے ہمارے امریکی وطن کے لیئے براہِ راست خطرہ پیدا ہو جائے گا، اور یہ ایسا خطرہ ہے جسے ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ القاعدہ پاکستان میں موجود ہے جہاں سے وہ ہمارے خلاف حملوں کی سازشیں کرتے رہتے ہیں، اور جہاں وہ اور ان کے انتہا پسند اتحادی، مملکتِ پاکستان کے لیئے خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ پاکستان میں ہمارا مقصد یہ ہوگا کہ ہم القاعدہ کی شکست کو یقینی بنائیں تا کہ پاکستان مستحکم رہے۔

جائزے کا طریقہ: یہ جائزہ تین مرحلوں پر مشتمل سوچا سمجھا اور منظم عمل تھا جس میں مقاصد میں ہم آہنگی ، ان مقاصد کو حاصل کرنے کے طریقوں اور آخر میں ضروری وسائل کی جانچ شامل تھی۔ دس ہفتوں کے دوران، صدر نے اپنی نیشنل سیکورٹی کی ٹیم کی نو میٹنگوں کی صدارت کی، اور افغانستان اور پاکستان کی حکومتوں سمیت اپنے حلیفوں اور شراکت داروں کے ساتھ صلاح و مشورہ کیا۔ صدر نے اپنی توجہ مشکل سوالات پوچھنے پر مرکوز کی، تمام متبادل راستوں پر احتیاط سے غور کرنے میں وقت صرف کیا، اور مزید امریکیوں کو جنگ میں بھیجنے پر رضامند ہونے سے پہلے، اپنی کابینہ میں مختلف قسم کی آرا کو یکجا کیا۔

اس جائزے کے نتیجے میں ، ہم نے ہم نے اپنے مشن پر زیادہ یکسوئی سے توجہ مرکوز کی ہے، اور اپنے علاقائی انداز فکر اور بین الاقوامی حمایت کی ضرورت کے بارے میں مشترکہ سمجھ بوجھ پیدا کی ہے ہم زیادہ تیزی سے افغانستان میں مزید فوجی بھیج سکیں گے، اور ان اضافی وسائل سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایسے حالات پیدا کریں گے کہ ہم اپنے لڑاکا فوجیوں کی تعداد میں 2011 کی گرمیوں سے کمی کرنا شروع کردیں، اور اس کے ساتھ ساتھ، علاقے میں اپنے دیر پا مفادات کی حفاظت کے لیئے، افغانستان اور پاکستان کے ساتھ شراکت داری کو قائم رکھیں۔

ان میٹنگوں میں توجہ اس بات پر مرکوز رکھی گئی کہ علاقے سے القاعدہ کے خطرے کو ختم کرنے اور علاقائی استحکام کی بحالی کو یقینی بنانے کا بہترین طریقہ کیا ہے۔ ہم نے اپنی کوششوں میں ہم آہنگی ، اور پاکستان اور افغانستان دونوں ملکوں میں سویلین اور فوجی وسائل میں توازن ، اور امریکہ اور بین الاقوامی برادری کی کوششوں کا بغور جائزہ لیا۔

کئی مسائل کا عمیق مطالعہ کیا گیا: قومی مفادات، بنیادی مقاصد اور اہداف، انسداد دہشت گردی میں ترجیحات، پاکستان میں دہشت گرد گروپوں کی محفوظ پناہ گاہیں، امریکہ کی عالمی ملٹری فورس کی صحت، فوجوں کی تعیناتی کے خطرات اور ان پر ہونے والے اخراجات، دنیا میں فوجوں کی تعیناتی کی شرائط، افغانستان اور پاکستان دونوں کے لیئے بین الاقوامی تعاون، اور تمام علاقوں میں افغان سیکورٹی فورسز کو شامل کرنے کے لیئے افغانستان کی صلاحیت، مرکزی اور نیم قومی انتظام و انصرام اور کرپشن (بشمول منشیات کی تجارت)، اور ترقی اور اقتصادی امور۔

مارچ سے اب تک کیا تبدیلیاں آئی ہیں: مارچ میں جب صدر نے نئے جذبے کے ساتھ ہمارے عہد کا اعادہ کیا،اس وقت سے اب تک کئی اہم واقعات رونما ہوئے ہیں جن کی وجہ سے انتظامیہ نے افغانستان اور پاکستان میں اپنے طریقہ کار کا جائزہ لیا: افغانستان اور پاکستان پر توجہ مرکوز کی گئی، افغانستان میں نئی امریکی قیادت قائم کی گئی، پاکستان نے انتہا پسندی کا مقابلہ کرنے کے لیئے اپنی کوششوں میں اضافہ کیا، اور افغانستان میں صورتِ حال اور زیادہ سنگین ہو گئی ہے -

افغانستان میں امریکہ کے سفیر ،کارل ایکنبیری(Karl Eikenberry)کے تقرر، اور افغانستان میں انٹر نیشنل سیکورٹی اسسٹنس فورس(ISAF)ملٹری فورسز کے نئے کمانڈر ، جنرل اسٹینلے مک کرسٹل(Stanley McChrystal)کے تقرر سے ،امریکہ نے افغانستان میں نئی سویلین اور فوجی لیڈر شپ قائم کی - افغانستان پہنچنے کے بعد، سفیر ایکینبیری (Eikenberry)اور جنرل مک کرسٹل(McChrystal)، دونوں نے یہ بات سمجھ لی کہ آٹھ برس تک نا کافی وسائل کی فراہمی کی وجہ سے، صورتِ حال ان کی توقع سے زیادہ خراب ہو چکی تھی۔ ایکینبیری (Eikenberry) اور مک کرسٹل (McChrystal) دونوں نے مِل کر ایک نیا سویلین ملٹری مہم کا منصوبہ شائع کیا تا کہ ملک بھر میں امریکی کوششوں کو مربوط کیا جا سکے۔

افغانستان کے انتخاب کے مشکل اور توسیعی عمل ، اور قانون کی حکمرانی کے فقدان کی بہت سی علامات سے ، یہ بات واضح ہو گئی کہ کابل میں مرکزی حکومت کی صلاحیتیں محدود ہیں۔

اس دوران، پاکستان میں، پاکستانیوں نے عسکریت پسندوں کو شکست دینے میں نئے عزم کا مظاہر ہ کیا۔ ان عسکریت پسندوں نے اسلام آباد سے صرف 60 میل کے فاصلے پر سوات ڈسٹرکٹ کا کنٹرول حاصل کر لیا تھا۔ پاکستان کے سیاسی لیڈر -بشمول حزبِ اختلاف کی پارٹیوں کے لیڈر -متحد ہو گئے اور انھوں نے پاکستانی فوج کی کارروائیوں کی حمایت کی۔ اس موسم خزاں میں، پاکستانیوں نے انتہا پسندوں کے خلاف جنگ کا دائرہ افغانستان کی سرحد کے ساتھ، جنوبی وزیرستان میں محسود قبائلی لیڈروں کے علاقوں تک پھیلا دیا۔

پیش قدمی کا راستہ . صدر نے مزید 30,000 امریکی فوجی افغانستان میں تعینات کرنے کا فیصلہ کیا ہے -68,000 امریکی اور 39.000غیر امریکی ISAF فوجیوں کے ساتھ مِل کر جو پہلے ہی وہاں موجود ہیں .۔ یہ فوجی ابتدائی منصوبے کے مقابلے میں زیادہ تیزی کے ساتھ افغانستان میں تعینا ت کیئے جائیں گے ، تا کہ ہم بغاوت کو نشانہ بنا سکیں، اس کے زور کو توڑ سکیں، اور آبادی کے مراکز کو بہتر طریقے سے محفوظ بنا سکیں۔ ان فوجیوں کے ذریعے ہم افغان سیکورٹی فورسز کو زیاہ موئثر انداز سے تربیت دے سکیں گے، اور ان کے ساتھ شراکت داری قائم کر سکیں گے تا کہ زیادہ افغان فوجی لڑائی میں شامل ہو سکیں۔ اور ان شراکت داریوں سے کام لیتے ہوئے، ہم افغانستان کے لوگوں کو ذمہ داری منتقل کر سکتے ہیں، اور 2011 کی گرمیوں میں اپنی لڑاکا فوجیں وہاں سے نکالنے کا عمل شروع کر سکتے ہیں۔ مختصر یہ کہ، ان وسائل کے ذریعے ہمارے لیئے آخری فیصلہ کن کوشش کرنا ممکن ہو جائے گا جو افغانستان کے لوگوں کو تربیت دینے کے لیئے ضروری ہے تا کہ ہم ذمہ داری انہیں منتقل کر سکیں۔

ہم فوجوں میں اضافے کی یہ سطح اگلے 18 مہینوں تک قائم رکھیں گے۔ اس دوران، ہم باقاعدگی سے اپنی پیش رفت کی پیمائش کرتے رہیں گے۔ اور جولائی 2011 میں، ہم افغانستان سے اپنی لڑاکا فوجوں کو منتقل کرنا شروع کر دیں گے۔ جیسے جیسے افغان اپنی سیکورٹی کی ذمہ داری اٹھانا شروع کریں گے، ہم افغانستان کی سیکورٹی فورسز کو مشورہ اور مدد دینا جاری رکھیں گے اور ان کی سیکورٹی کے لیئے شراکت داری قائم رکھیں گے تا کہ وہ اپنی کوشش جاری رکھیں۔ افغانستان کے لوگ جنگ سے تنگ آ چکے ہیں اور امن، انصاف اور اقتصادی سیکورٹی کے آرزو مند ہیں۔ ہمارا ارادہ ہے کہ ہم اس جنگ کے خاتمے میں، اور اس خطرے کو دور کرنے میں ان کی مدد کریں کہ القاعدہ سے تعلق رکھنے والے غیر ملکی جنگجو ان کے ملک پر دوبارہ قبضہ نہ کر لیں۔

ہم اس کوشش میں تنہا نہیں ہوں گے۔ اس لڑائی میں ہمارے ساتھ افغانوں کی شمولیت جاری رہے گی اور اس سلسلے میں بھرپور شراکت داری کی کوشش سے ، جس کا تصور جنرل مک کرسٹل (McChrystal)نے پیش کیا ،مزید افغان اپنے ملک کے مستقبل کی اس جنگ میں شامل ہوجائیں گے۔ اس کے علاوہ نیٹو کی جانب سے بھی اضافی وسائل حاصل ہوں گے۔یہ اتحادی افغانستان کے لیے پہلے ہی اپنے مضبوط عزم کا مظاہرہ کرچکے ہیں ، اور ہم آئندہ دنوں اور ہفتوں میں فوجیوں، انسٹرکٹروں اور وسائل کے بارے میں اتحادیو ں سے ان کے مزید تعاون پر گفتگو کریں گے۔ کیوں کہ یہ صرف اتحاد کی ساکھ کا ہی امتحان نہیں ہے بلکہ جو کچھ داؤں پر لگا ہوا ہے وہ اس سے بھی کہیں زیادہ اہم ہے۔ اور وہ ہے لندن اورمیڈرڈ; پیرس اور برلن; پراگ ، نیویارک اور ہماری وسیع تر اجتماعی سیکیورٹی۔

ہم اپنی سویلین کوشش کوبھر پور بنانے کے لیے اپنے شراکت داروں، اقوام متحدہ اور افغان عوام کے ساتھ مل کر کام کریں گے تاکہ جب ہم سیکیورٹی کی صورت حال کو بہتر بنا لیں تو افغانستان کی حکومت اپنی ذمہ داریاں سنبھال سکے۔ صدر کرزئی کی حلف برداری کی تقریر سے، ازسر نو یکجہتی اور مصالحت ، افغانستان کے علاقائی شراکت داروں کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے اور افغان سیکیورٹی فورسز کی سیکیورٹی سے متعلق ذمہ داریوں میں بتدریج اضافے سے ان کی وابستگی سمیت ایک نئی سمت کی جانب پیش رفت کے بارے میں درست پیغام ملا ہے۔ لیکن اب ہمیں عمل اور ترقی کو مدنظر رکھنا ہوگا۔ ہم اپنی توقعات کے بارے میں واضح ہوں گے اور ہم افغان وزارتوں ، گورنروں اورمقامی راہنماؤں کی حوصلہ افزائی کریں گے اور انہیں تقویت دیں گے، جو عوام کی خدمت اور بد عنوانی کے خاتمے کے لیے کوشاں ہیں۔ہم انہیں مضبوط نہیں بنائیں گے جو جواب دہ نہیں ہیں اور جو افغان عوام اور ریاست کی خدمت کے لیے کوشاں نہیں ہیں۔ اور ہم زراعت جیسے شعبوں میں اپنی مدد پر بھی توجہ مرکوز کریں گے تاکہ افغان عوام کی زندگیوں پر فوری مثبت اثرات مرتب ہوسکیں۔

سویلین امداد : سویلین ماہرین کی تعداد میں مسلسل نمایاں اضافے کے ساتھ ساتھ، سویلین شعبے کی امداد میں نمایاں اضافہ ہوگا۔ وہ قومی اور نیم قومی حکومتی اداروں کی کارکردگی بہتر بنانے کےلیے افغانوں کے ساتھ طویل المدت شراکت داری کریں گے اور افغانستان کے اہم اقتصادی شعبوں کی بحالی میں مدد دیں گے تاکہ افغان عوام ان شورش پسندوں کو شکست دے سکیں جن کا مطمح نظر صرف اور صرف تشدد میں اضافہ ہے۔

انتہا پسندوں کے قلیل المدتی اثر کو زائل کرنے اور پائدار طویل المیعاد اقتصادی نمو کے لیےترقی انتہائی اہم ہے۔تعمیر نو کے سلسلے میں ہماری اولین ترجیح، افغانستان کےاس زرعی شعبے کی بحالی کے لیے، جو کسی زمانے میں انتہائی جاندا ر ہوا کرتا تھا، از سر نو ترقی کی سویلین اور فوجی حکمت عملی کا نفاذ ہے ۔ اس حکمت عملی سے سےبغاوت کی تحریک کو جنگجو ؤں کی فراہمی میں کمی آئے گی اور پوست کی کاشت کی آمدنی کو ختم کرنے میں مدد ملے گی۔

انتظام حکومت چلانے کی کوششوں میں ہماری توجہ صوبائی، ضلعی اور مقامی سطح پر مزید مستعد، نمایاں اور جواب دہ سرکاری ادارے تشکیل دینے پر مرکوز ہو گی جہاں افغان ہر روز اپنی حکومت کے عہدے داروں سےمل سکیں گے۔ ہم زیادہ جواب دہی کی جانب پیش رفت کے ٹھوس اقدامات کے ساتھ، بد عنوانی کے خاتمے سے متعلق حکومت کے نئے جاندار منصوبوں کی حوصلہ افزائی اور مدد بھی کریں گے۔

ہماری سیاسی حکمت عملی کا ایک اہم عنصر ان کوششوں میں مدد دینا ہوگا جو افغان حکومت کی قیادت میں ان جنگجوؤں کو از سر نو ساتھ ملانے کے لیئے کی جا رہی ہیں جو القاعدہ کو مسترد کرتے ہیں اور جو اپنے ہتھیار ڈالنے اور سیاسی عمل میں شامل ہونے کے لیے تیار ہیں ۔

پاکستان میں ہمارے شراکت دار :پاکستان کے ساتھ ہماری شراکت داری قطعی طور پر افغانستان میں ہماری کوششوں سے منسلک ہے۔اپنے ملک کو محفوظ بنانے کے لیے ہمیں ایک ایسی حکمت عملی پر کام کرنے کی ضرورت ہے جو افغانستان اور پاکستان کی سرحد کے دونوں جانب کار گر ہو سکے۔کچھ نہ کرنے کی ہمیں بہت بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی۔

امریکہ نے ان گروپوں کو نشانہ بنانے کے لیئے جو ہمارے دونوں ملکوں کے لیئے سنگین خطرہ بنے ہوئے ہیں، پاکستان کی صلاحیت کو مضبوط بنانے کا عزم کیا ہے ۔ ان بڑے بڑے دہشت گردوں کے لیے ،جن کا اتہ پتہ معلوم ہے ،اور جن کے عزائم واضح ہیں،کسی محفوظ پناہ گاہ کو برداشت نہیں کیا جا سکتا ۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے تو انتہا پسندوں کے خلاف وہاں کی سویلین اور فوجی قیادت کی اپنی لڑائی جاری رکھنے اور ملک سے دہشت گردوں کے محفوظ ٹھکانوں کے خاتمے کے لیے، ہم ان کی حوصلہ افزائی جاری رکھیں گے ۔

اس وقت ہماری توجہ پاکستان کے جمہوری اداروں کے ساتھ کام کرنے، ہماری حکومتوں اور عوام کے درمیان ہمارے مشترکہ مفادات اور خدشات کے بارے میں تعلقات گہرے کرنے پر مرکوز ہے ۔ ہم پاکستان کے ساتھ لمبے عرصے کےلیے اسٹریٹیجک نوعیت کے تعلقات استوار کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔ ہم پاکستان کی ترقی اور جمہوریت میں مدد کے لیے اگلے پانچ سال میں ڈیڑھ ارب ڈالر سالانہ امداد کی فراہمی سے پاکستان کے ساتھ اپنی اس وابستگی کی توثیق کر چکے ہیں اور ہم نے امداد کے اضافی وعدوں کے حصول کے لیے عالمی کوشش کی قیادت کی ہے ۔ اتنی بڑی رقم کی طویل المدت امدا د کے مقاصد یہ ہیں:

(1)پاکستان کو توانائی ، پانی اور ان سے منسلک فوری اقتصادی بحرانوں سےنمٹنے میں مدد دینا تاکہ پاکستانی عوام کے ساتھ شراکت داری کو مضبوط بنایا جا سکے اور انتہاپسندوں کے اثر کو کم کیا جا سکے۔

(2) ان وسیع تر اقتصادی اصلاحات میں مدد فراہم کرنا جو پاکستان میں روزگار کے پائیدار مواقع پیدا کرنے اور اسےطویل المدت استحکام اور ترقی کی راہ پر ڈالنے کے لیے ضروری ہیں ; اور

(3)پاکستان کو انتہا پسندوں کے خلاف جو کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں، ان کی بنیاد پر پاکستان میں دہشت گردو ں کی پناہ گاہوں کو ختم کرنے میں مدد دینا۔ یہ پناہ گاہیں پاکستان ، افغانستان،وسیع تر علاقے اور دنیا بھر کے لوگوں کےلیے خطرہ بنی ہوئی ہیں۔

اضافی امریکی امداد سے پاکستان کو طویل مدت کی اقتصادی ترقی کی بنیاد رکھنے میں مدد ملے گی اور اس چیز کے اظہار سے کہ امریکہ نےان مسائل کے حل کا عزم کیا ہے جو پاکستانیوں کی روز مرہ کی زندگی کو سب سے زیادہ متاثر کرتے ہیں ، ان انتہا پسندوں کو شکست دینے میں، جو پاکستان کے لیئے اور امریکہ کے لیے بھی خطرہ ہیں، مل جُل کر کام کرنے سے امریکی اور پاکستانی عوام کے درمیان تعلقات کو مضبوط بنانے میں بھی مدد ملے گی -

#####